WWW.IRCPK.COM

غیر اہلحدیث کی گالیوں کے جواب میں

مرتّبہ

جناب محمد قاسم خواجہ

ناشر

جمعیّت اہلحدیث۔ شہر گوجرانوالہ

(پاکستان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقلید پر نزع کا عالم

تقلید کا زور ٹوٹ رہا ہے سمجھدار لوگ اس سے کنی کترانے لگے ہیں۔ بستیوں میں جمعے ہو رہے ہیں۔ عورتوں کو مسجدوں میں آنے کی اجازت مل گئی ہے۔ غائبانہ نماز جنازہ پڑھی جانے لگی ہے۔ احناف کی مساجد آٹھ تراویح کے بعد دو تہائی سے زیادہ خالی ہو جاتی ہیں مسجدوں میں دوبارہ جماعتیں ہونے لگی ہیں۔ تین طلاق کے مسئلے پر حنفی علماء خود اپنے مقتدیوں کو اہلحدیثوں کے پاس جانے کا مشورہ دینے لگے ہیں۔ حلالے کے علمبرداروں کو حلالہ کا مسئلہ بتلاتے ہوئے گھبراہٹ محسوس ہونے لگی ہے اب انہیں مفقود الخبر کی بیوی کے بارے میں نوے برس کی عدت بتلانے میں بھی شرم آنے لگی ہے۔ بلکہ تقلید کے مبلغین ہر مسئلے پر تحقیق کے میدان میں قدم رکھ چکے ہیں جو تقلید کی عین ضد ہے ——— الغرض تقلید پر نزع کا عالم طاری ہے وہ جانکنی کے عذاب میں مبتلا ہے اور بچنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہی ہے۔ تقلید کے محافظ اُسے آکسیجن لگا کر زندہ رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اسے ایسا خون دے رہے ہیں جس کا نمبر اس گروپ سے نہیں ملتا۔ جب کوئی صورت کارگر ثابت نہیں ہوتی تو غصہ نکالنے کے لیے پڑوسیوں کو گالیاں دینا شروع کر دیتے ہیں۔

حنفی علماء کرام : شہر گوجرانوالہ میں پہلے بھی حنفی علماء کرام رہتے تھے مثلاً

WWW.IRCPK.COM

www.ahlulhadeeth.net www.ircpk.com

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد چراغ صاحب، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب، حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب۔ حضرت مفتی خلیل احمد صاحب وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ـــــ مگر وہ شریف آدمی تھے۔ اختلافات کے علی الرغم اہلحدیثوں کے ساتھ ان کے دوستانہ مراسم اور گہرے روابط تھے۔ اور جب سے گوجرانوالہ کے اقلیم حنفیت میں چھپڑ والی مسجد کے سواتی برادران کی اجارہ داری ہوئی ہے ماحول خراب ہوگیا ہے۔ رئیس المقلدین حضرت مولانا سرفراز صاحب صفدر اہلحدیثوں کو خود بھی گالیاں دیتے ہیں۔ بیٹوں سے بھی دلواتے ہیں۔ بقول جناب حکیم محمود صاحب "خوب صف دری فرمائی جارہی ہے" اگر ان گالیوں کا ہدف ہم جیسے گنہگار ہی رہتے تو کوئی بات نہ تھی۔ دکھ اس بات کا ہے کہ انہوں نے احادیث پیغمبر ﷺ تک کو معاف نہ کیا۔ محدثین عظامؒ ان کا تختۂ ستم بننے سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

مولانا سرفراز صفدر صاحب

مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ کے صدر مدرس و شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز صاحب صف در ارشاد فرماتے ہیں ـــــ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا اتمام اور تکمیل یہ ہے کہ جوتوں میں نماز پڑھی جائے (اہلحدیث کو چاہیے کہ جوتے پہن کر جماعتی رنگ میں اس مردہ سُنّت کو زندہ کر کے سو شہیدوں کا مرتبہ حاصل کرنے کی کوشش کریں (کیونکہ یہ لوگ حدیث پر عمل کے دعویدار ہیں) اور ملاحظہ کریں کہ جہلاء پاپوش (جوتوں) سے ان کی کیسے تواضع کرتے ہیں اور دیکھیے کہ لاکلوا من فوقھم و من تحت ارجلھم کا کیسا نظارہ آتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ فریق ثانی کے اکثر افراد ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور یہ سنت تو ایسی ہے کہ مضبوط پشاوری کلہ رکھے بغیر تازہ نہیں کی جاسکتی۔

www.ahlulhadeeth.net www.ircpk.com

(احسن الکلام جلد ۲ صفحہ ۴۳)

یہ قرآن مجید کے ساتھ بھی نہایت بے ہودہ مذاق ہے اور حدیث شریف کے ساتھ بھی۔ جوتوں سمیت نماز حنفیہ سمیت سب کے نزدیک جائز ہے۔ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جوتے پہن کر نماز پڑھنا ثابت ہے (عن انس بن مالک بخاری صفحہ ۵۶) حنفی محشی بین السطور میں لکھتے ہیں اذا لم یکن بھما نجاستہ فلا باس بالصلوٰۃ فیھما۔ جوتے پاک ہوں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے چنانچہ نمازِ جنازہ اکثر لوگ مع جوتوں کے پڑھ لیتے ہیں۔ مولانا سرفراز صاحب اس حدیث کا کھل کر انکار فرما دیں تو ہمیں انشاء اللہ یہ سنت زندہ کرنے میں تامل نہیں ہوگا اور جوتے انشاء اللہ انہی کو پڑیں گے۔ جو حدیث شریف کا انکار کریں گے۔

اعوان صاحب

جناب مولانا سرفراز صاحب کے ایک شاگرد جانباز اعوان صاحب اپنے رسالہ "ڈھول کا پول" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

غیر مقلدین کا اعلان

فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنا ثابت کرنے والوں کو منہ مانگا انعام دیں گے ——— جواب میں لکھتے ہیں منہ مانگے انعام میں بہت کچھ آجاتا ہے۔ اپنے قریبی ہمسفر سے مشورہ کر لیں کہیں پچھتانا نہ پڑے صفحہ ۸

بندہ اس پر کچھ تبصرہ کرنے سے معذرت خواہ ہے۔ برتن سے وہی کچھ چھلکتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے۔ ان کے ہاں اس فقرے کا عرف یہی ہوگا۔ یہ شاید آپس میں انعامات اسی طرح لیتے دیتے ہوں گے۔

قاضی عیسیٰ صاحب

مدرسہ نصرۃ العلوم کے مفتی قاضی عیسیٰ صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے "رد ہفوات غیر مقلدین" جس میں اہلحدیث کے بارے میں لکھتے ہیں۔ غیر مقلدین ایسے ہیں جیسے ہندوؤں میں آریہ۔ رافضی غیر مقلدین چھوٹے رافضی ہیں (صفحہ ۱۰)

محمد امین صاحب اوکاڑوی غیر اہلحدیث کے مناظر مولانا محمد امین اوکاڑوی صاحب نے ایک رسالہ لکھا ہے "غیر مقلدین کی فقہ کے دو سو مسائل" جو بقول ان کے مولانا وحید الزمان صاحب کی کتاب "نزول الابرار من فقہ النبی المختار" سے نقل کیے گئے ہیں ـــــ لکھتے ہیں اس کتاب کو غیر مقلدین کے علاوہ کسی نے بھی قبول نہیں کیا انہیں اس بات سے بھی انکار ہے کہ مولانا موصوف پہلے حنفی تھے۔ دو سو مسائل بیان کرنے کے بعد آخر میں غیر مقلدین سے پوچھتے ہیں کیا سکھوں نے اپنے گرو یا مرزائیوں نے اپنے نبی کی طرف ایسی خرافات منسوب کیں یا یہ صرف لامذہبوں کا ہی حصہ ہے۔

مولانا وحید الزماں صاحب بندہ نے مطالعہ کے لیے کہیں سے حیات وحید الزمان حاصل کی ہے جسے مولانا عبد الحلیم چشتی صاحب حنفی نے لکھا ہے اور نور محمد اصح المطابع کراچی والوں نے چھپایا۔ اس میں ان کی ۲۶ تصنیفات کا ذکر ہے مگر نزول الابرار کا کہیں ذکر نہیں۔ واللہ اعلم۔ اس کی کیا وجہ ہے باوجود تلاش کے مجھے کسی اہلحدیث عالم سے اس کا کوئی نسخہ نہیں مل سکا۔ سچ پوچھیے تو بندہ نے اس کا نام ہی پہلی بار ان سے سنا ہے۔ اب ایک مکتبہ میں دیکھی ہے جسے لاہور کے کسی حنفی ادارے نے شائع کیا ہے۔ اس لیے احناف کے پاس لازماً یہ کتاب ہو گی۔ اوکاڑوی صاحب کا یہ فرمانا کہ اس کتاب کو صرف غیر مقلدین نے قبول کیا ہے عجیب بات ہے۔

حیات وحید الزمان کے صفحہ ۱۰۱ پر مولانا کا مسلک کے عنوان سے لکھا ہے:۔

مولانا وحید الزمان کا خاندان چونکہ حنفی تھا اس لیے اوائل عمر میں مولانا کو حنفی مسلک سے بڑا شغف رہا۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ مسیح الزمان (والد بزرگوار) کے ایما سے جس کتاب کا پہلے ترجمہ کیا وہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب شرح الوقایہ تھی تعلیم سے فراغت کے بعد حیدر آباد دکن میں اس کی اردو میں نہایت مبسوط شرح لکھی جس میں غیر مقلدین کے تمام

اعتراضات کا تاروپود بکھیرا اور مسلکِ احناف نہایت محکم دلائل سے ثابت کیا ہے اور اسی غرض سے اصول فقہ کی مشہور کتاب نور الانوار کی حدیثوں کی تخریج پر ایک رسالہ لکھا جس میں بتایا ہے کہ اصولِ فقہ کا دارومدار حدیث پر ہے محض قیاس پر نہیں۔ عقائد میں بھی پورے پورے ماتریدی ہیں۔ چنانچہ علامہ تفتازانی کی شرح العقائد النسفیہ کی احادیث کی تخریج کی۔ مگر بعد میں اپنے برادر بزرگ مولانا بدیع الزماں کی صحبت اور حدیث کی کتابوں کے ترجمہ کی وجہ سے غیر مقلد بن گئے تھے۔ چنانچہ محمد حسن لکھنوی کہتے ہیں اوائل عمر میں آپ مقلد تھے اور مقلد بھی نہایت متعصب۔ چنانچہ ترجمہ شرح وقایہ کے دیکھنے سے صاف یہ امر معلوم ہوتا ہے لیکن جوں جوں تحقیق آپ کی بڑھتی گئی تقلید کا مادہ گھٹتا گیا۔ اور اب آپ سچے متبع کتاب و سنت ہیں۔" آگے چل کر لکھا ہے: افسوس حیدر آباد میں امراء کی صحبت "دراسات اللبیب فی اسوۃ الحسنۃ بالحبیب" مؤلفہ ملا معین ٹھٹھوی (المتوفی ۱۱۶۱ھ) اور شیخ طویحی کی مجمع البحرین کے مطالعہ نے آخر عمر میں اہلبیت سے محبت غلو کے انتہا تک پہنچا دی تھی اور تفضیلی قسم کے تسنن کا رنگ غالب آگیا تھا آپ نے اس کو تبلیغی انداز میں جابجا بیان کیا ہے۔ ص ۱۰۲

نزل الابرار اور جہاں تک نزل الابرار سے لیے گئے دو سو مسائل کا تعلق ہے تو یہ اکثر فقہ حنفی کی کتابوں میں موجود ہیں اور انہی سے ماخوذ ہیں مثلاً نمبر ۴۶۔ جانور کی شرمگاہ میں جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔

نمبر ۴۷:۔ جانور کی دبر میں جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔

نمبر ۴۹: مردہ عورت سے جماع کیا تو غسل فرض نہیں۔

نمبر ۵۳:۔ خنثی مشکل سے کسی نے جماع کیا تو دونوں میں سے کسی پر غسل فرض نہیں۔

نمبر ۵۴:۔ آلہ تناسل پر کپڑا لپیٹ کر جماع کیا جماع کی لذت نہ آئی تو غسل فرض نہیں

یہ سارے مسائل فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۵ میں موجود ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۵۳:۔ سات سال کے لڑکے نے کسی عورت سے صحبت کی تو حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔

مسئلہ نمبر ۱۵۴ :۔ سات سال کی لڑکی نے جوان مرد سے صحبت کرائی تو بھی حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی۔ یہ دونوں مسئلے فتاویٰ عالمگیری ج : ۱ ص۲۷۵ میں موجود ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۵۹ :۔ نکاح میں خمر یا خنزیر کا مہر مقرر کیا تو نکاح صحیح ہے۔ یہ فتاویٰ عالمگیری ج : ۱ ص ۳۰۸ میں موجود ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸۷ :۔ اگر عورت کی طرف دیکھا اور تفکر کیا جس سے منی خارج ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ یہ مسئلہ فتاویٰ عالمگیری ج : ۱ ص۲۰۴ میں موجود ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹۹ :۔ عورت کو سوگ میں سیاہ کپڑا پہننا جائز ہے۔ یہ مسئلہ فتاویٰ عالمگیری ج : ۱ ص۱۶۷ میں موجود ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب نزل الابرار کے وہ مسائل جو درحقیقت فقہ حنفیہ کے مسائل ہی ہیں ان کے متعلق واجب الاحترام جناب اوکاڑوی صاحب کا یہ فرمانا کہ یہ ایسی خرافات ہیں جو سکھوں نے اپنے گرو کی طرف یا مرزائیوں نے اپنے نبی کی طرف بھی منسوب نہیں کیں اور یہ صرف لا مذہبوں کا ہی حصہ ہے۔ فقہ حنفیہ کے پلّے کچھ نہیں چھوڑتا۔ معلوم ہوتا ہے اوکاڑوی صاحب غیر مقلد ہو گئے۔ انہوں نے یہ بالواسطہ فقہ حنفیہ پر چوٹ کی ہے اور بڑی زوردار کی ہے ہم اُن کے مشکور ہیں۔ انہوں نے ہمیں ان مسائل کی تردید سے مستغنی کر دیا ہے۔

جہاں تک ہمارا معاملہ ہے ہمارا مذہب قرآن و حدیث ہے ......

...... جو بات قرآن اور حدیث کے خلاف ہو وہ چاہے فقہاء احناف نے لکھی ہو یا مولانا وحید الزمانؒ نے یا کسی اور اہلحدیث نے اسے بے شک چولہے میں ڈالو۔ اس قسم کے مسائل کسی بھی مذہب کے لیے بدنامی کا باعث ہیں۔ اگر حنفیہ بھی فقہ حنفی کے غلط مسائل کی اسی طرح تردید فرما دیں اور ان سے اظہار برأت کر دیں تو ان کی جان چھوٹ سکتی ہے مگر اس کے لیے جرأت اور کتاب و سنت کا جذبہ درکار ہے۔

صفدر جالندروی

ایک اور صفدر صاحب ہیں یعنی ابو معاویہ صفدر جالندروی انہوں نے ایک پمفلٹ لکھا ہے "غیر مقلدین سے دو سو سوالات"

معلوم ہوتا ہے مقلدین کے یہ سب جاوید میاں واد مل کر آجکل ہمارے خلاف سنچریاں بنانے میں مصروف ہیں مگر ان صاحب نے وقت ہی ضائع کیا ہے۔ مقصد ان کا یہ ہے کہ تمام مسائل کی تفصیلات اور جزئیات قرآن و حدیث میں نہیں ملتیں۔

سوال نمبر ۱۶۳ ملاحظہ ہو۔ آج کل سب غیر مقلدین بھینس کا دودھ پیتے ہیں گھی کھاتے ہیں دہی اور لسی استعمال کرتے ہیں اس کے لیے کوئی صریح حدیث پیش فرمائیں۔ اونٹ گائے وغیرہ پر قیاس نہ کریں۔

گذارش ہے کہ یہ سوالات جن میں اکثر لایعنی ہیں اگر ہم ان کی وضاحت قرآن وحدیث سے پیش نہیں کرسکتے تو اس سے تقلید شخصی کا ثبوت کیسے مل جائے گا، یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے چاول سفید ہیں۔ لہٰذا زمین گول ہے۔ مقلدین سے ہمارا اختلاف اجماع صحابہ یا مجتہدین کے اجتہادات سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں نہیں ہے تقلید شخصی کے بارے میں ہے انہیں صحیح صریح اور غیر معارض دلائل سے امام ابوحنیفہؒ کی تقلید ثابت کرنی چاہیے بلکہ جن کے یہ مقلد ہیں انہی سے ثابت کرکے دکھادیں۔

میں پوچھتا ہوں اگر ان سوالات کا حل قرآن وحدیث میں نہیں تو کیا ان سوالات کا حل صرف امام ابوحنیفہؒ کی تقلید میں ہے کیا امام ابوحنیفہؒ کو کوئی خاص الہام ہوتا تھا جس سے دوسرے مجتہدین امت محروم تھے بلکہ غرض یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ دو سو سوالات کے لیے کوئی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں تو کیا ہم یہ مطالبہ نہیں کرسکتے ان دو سو سوالات کا جواب امام ابوحنیفہؒ سے ہی صحیح سند کے ساتھ پیش کردیں۔ نیز میں حیران ہوں یہ لوگ ہمیں غیر مقلد ہونے کی "گالی" دیتے ہیں اور اپنے مقلد ہونے پر فخر بھی کرتے ہیں جیسے یہ کوئی بہت بڑا تمغہ ہو جو انہیں مل گیا ہو اور ہمیں نہ ملا ہو۔ پھر نہ جانے یہ اسے اپنے علماء کی شان میں کیوں نہیں بیان کرتے مثلاً ایسا کیوں نہیں کہتے مولانا مقلد فلاں خاں صاحب یا جناب شیخ التقلید فلاں صاحب یا مفتی تقلید حضرت فلاں صاحب۔ یا اپنے اداروں کے بارے میں اس طرح لکھیں

www.ahlulhadeeth.net www.ircpk.com

انجمن خدام تقلید اکیڈمی یا دار المقلدین یا جامعہ تقلیدیہ یا جامع مسجد مقلدین مدرسہ نصرۃ المقلدین یا جمعیتہ نوجوانان تقلید و بدعت حسنہ یا مکتبہ تقلیدیہ وغیرہ۔ بلکہ شعبان میں بخاری شریف کی آخری حدیث کی بجائے ہدایہ شریف کے آخری قول شریف کا درس شریف کرایا کریں رمضان شریف میں شبینے بھی کنز، قدوری کے کرایا کریں۔ معلوم ہوتا ہے یہ خود بھی مقلد کہلانے سے شرماتے ہیں اور ان میں باقاعدہ غیر مقلدیت کے جراثیم پائے جاتے ہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہؒ اکیڈمی

عید الاضحیٰ کے موقع پر امام ابوحنیفہؒ اکیڈمی گوجرانوالہ کی طرف سے شائع کردہ اکتالیس سوالات پر مشتمل ایک دو ورقہ نظر پڑا جس کا نام ہے غیر مقلدین سے مسائل قربانی کے بارے میں سوالنامہ" شروع میں لکھا ہے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب صرف قرآن پاک کی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض حدیث سے دیں کسی امتی کا قول نقل کر کے مشرک نہ بنیں۔ اپنے قیاسات لکھ کر شیطان نہ بنیں۔

سوال نمبر۱ یہ ہے۔ مسنہ کا مادہ کیا ہے یہ لفظ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع۔ گمنام سائل کی خدمت میں عرض ہے کہ قرآن و حدیث سے ہماری مراد کتاب اللہ اور سنت رسول ہے۔ المنجد یا قاموس نہیں ہے۔

سوال نمبر۱۱ ملاحظہ فرمائیے۔ ثنی کا مادہ کیا ہے فقہاء اور شارحین حدیث نے قربانی کی حدیث میں کیا معنی کیا ہے اس معنی پر اتفاق ہے یا اختلاف اور کیوں؟

حیرت ہے ایک طرف لکھتے ہیں صرف قرآن و حدیث سے جواب دیا جائے دوسری طرف پوچھتے ہیں فقہاء و شارحین نے ثنی کا کیا معنی کیا ہے۔ اسی سے قارئین ان کی ذہنی پراگندگی کا اندازہ فرمالیں۔ اہلحدیث کی مخالفت کے جوش میں کیا انٹ شنٹ باتیں ان کی زبان و قلم سے نکل رہی ہیں۔ یہ لوگ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے لیے بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے ہم لوگ صرف اس قول کے خلاف ہیں جو قرآن و حدیث سے متصادم ہو۔ جیسا کہ ابلیس لعین نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بالمقابل قیاس کا گھوڑا دوڑا کر شیطنت کا ثبوت دیا تھا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے نہایت دکھ ہوتا ہے کہ فقہ حنفی میں ایسی مثالوں کی کمی نہیں ہے۔

ڈیروی صاحب

مدرسہ نصرۃ العلوم کے ایک ہونہار مدرس جناب حافظ حبیب اللہ ڈیروی صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے" ہدایہ علماء کی عدالت میں" جسمیں لکھتے ہیں:۔

ایک واقعہ (غالباً نصرۃ العلوم والوں کے ہاں) مشہور ہے کہ ایک حنفی نے اہلحدیث لڑکی سے نکاح کیا وہ لڑکی ہر وقت خاوند کو بخاری شریف پر عمل کرنے کی ترغیب دیتی رہتی تھی ایک دفعہ خاوند نے اس لڑکی کو کہا کہ آج اُلٹی لیٹ جاؤ میں نے تیری دبر زنی کرکے بخاری شریف پر عمل کرنا ہے۔ اس عورت نے کہا کیا یہ بات بخاری میں موجود ہے؟ تو خاوند نے بخاری کا یہ صفحہ (تفسیر نساء کم حرث لکم) کھول کر علامہ وحید الزمان غیر مقلد کا ترجمہ اُردو بخاری پڑھ کر سنایا۔ عورت کہنے لگی مجھے معاف کرو۔ آئندہ بخاری پر عمل کرنے کے لیے تجھے تنگ نہیں کرونگی۔ صفحہ ۹۶، ۹۷

اندازہ فرمالیجیے ان احناف کے دل میں بخاری شریف کے خلاف کتنا بغض اور زہر بھرا ہوا ہے۔ حالانکہ بخاری شریف سے ہماری مراد اسمیں موجود احادیث نبویہ ہوتی ہیں نہ کہ کچھ اور۔ دبر زنی کا جواز نہ حدیث شریف سے ثابت ہے نہ حضرت امام بخاری نے کوئی ایسا فتوی دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے" انی شئتم" کی تفسیر بیان کی ہے وہ بھی واضح لفظوں میں نہیں۔ ہوسکتا ہے وہاں "فی" کے آگے" دبرھا" کی بجائے" فرجھا" محذوف ہو۔ چنانچہ اس سے اگلی روایت میں اس آیت کا شانِ نزول حضرت جابرؓ سے یوں بیان فرمایا ہے۔

کانت الیھود تقول اذا جامعھا من ورائھا جاء الولد احول فنزلت۔ نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم۔ یہود کہتے تھے اگر پیچھے سے صحبت کی جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم۔ ظاہر ہے کہ یہاں فرج ہی مراد ہوسکتا ہے۔

احناف کے نزدیک اہلحدیث تو خیر کسی قطار شمار میں نہیں یہ مذاہب اربعہ کو حق اور متبوع جانتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ حافظ ابن حجر نے اس آیت کی تفسیر کے تحت امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کا بھی ایک قول دبر زنی کے حق میں بیان فرمایا ہے بلکہ اس مسئلہ پر امام شافعیؒ نے حنفیہ کے امام محمدؒ کو لاجواب بھی کر دیا تھا۔

حنفیوں نے عبداللہ بن عمرؓ کی تفسیر کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ فاتوا حرثکم

سے مراد یہ ہے کہ مرد عورت سے جماع کرے۔ بعض لوگ اغلام کرتے تھے چنانچہ اس آیت سے اس فعل سے روکا گیا ہے۔ (مترجم بخاری ص ۷/۳۱ محمد سعید اینڈ سنز کراچی)

اب میں نصرۃ العلوم والوں سے پوچھتا ہوں۔ سابق متعصب حنفی مقلد علامہ وحید الزمان نے عبداللہ بن عمرؓ کی تفسیر کا ترجمہ صحیح کیا ہے یا غلط کیا ہے۔ اگر صحیح کیا ہے تو پھر حنفیوں نے غلط کیا ہے۔ کیا یہ ہیرا پھیری نہیں ہے۔ اگر غلط کیا ہے تو پھر امام بخاریؒ کا کیا قصور؟ امام بخاری کے خلاف اتنا گندا لطیفہ گھڑتے ہوئے انہیں شرم نہ آئی۔ کیا اپنے حجروں میں بیٹھ کر یہی کسب کیا کرتے ہیں۔ انہیں کسی نے نہ روکا؟ فقہ حنفی کی عبارتوں کو لے کر ہزاروں گندے لطیفے گھڑے جا سکتے ہیں مگر اپنا ذہن اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اساتذہ کرام نے یہ تعلیم نہیں دی ہے۔ مائیں بہنیں سب مسلمانوں کی ایک جیسی ہوتی ہیں —— نیز میرے بھائی اگر آپ بخاری شریف سے اتنے ہی تنگ ہیں تو اپنے مدرسہ سے دورہ حدیث موقوف فرما دیں کسی حکیم نے آپ کو مشورہ دیا ہے کہ ضرور تنگ ہونا ہے۔ آپ کے پاس ماشاءاللہ الھدایہ کالقرآن موجود ہے۔ بس اسی پر اکتفا فرمایا کریں۔ جیسا کہ پہلے آپکے ہاں ہوتا آیا ہے۔

تردید یا تائید

محترم ڈیروی صاحب نے یہ کتاب اس بندہ ناچیز کی ایک کتاب کے جواب میں لکھی ہے جس کا نام ہے "ہدایہ عوام کی عدالت میں" اس میں ہدایہ کی موضوع روایتوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ڈیروی صاحب نے جواب لکھ کر دراصل میرے موقف کی تائید فرمائی ہے درحقیقت دیگر علماء اور فقہاء کی فروگذاشتیں بیان کر کے انہوں نے ثابت کر دیا کہ پیغمبر کے سوا معصوم کوئی نہیں ہوتا۔ ہمارا مقصد بھی تو یہی ہے۔

ادب

پتہ نہیں مولانا کب کے بھرے بیٹھے تھے۔ میرے کتاب لکھنے کی دیر تھی کہ یہ پریشر ککر کی طرح پھٹ پڑے امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری سے لیکر استاذ محترم شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ تک سب کی ایسی تیسی پھیر ڈالی اور ایسی زبان استعمال کی جو انہی کو زیب دیتی ہے۔ سچی بات ہے کہ اس میدان میں

www.ahlulhadeeth.net www.ircpk.com

ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ غالباً ان کے نزدیک ادب صرف علماء احناف کے احترام کا نام ہے باقی سب کی بے ادبی ان کے نزدیک عین ادب ہے ۔

اگر ہمارا قصور یہی ہے کہ ہم جناب امام ابوحنیفہؒ کی تقلید نہیں کرتے اور اسی وجہ سے مقلدین کی لغات میں ہمارا نام غیر مقلدین بے ادب گستاخ اور وہابی پڑ گیا ہے تو میں پوچھتا ہوں کیا یہ لوگ امام شافعیؒ کی یا امام مالکؒ کی یا امام احمد بن حنبلؒ کی یا کسی اور امام کی تقلید کرتے ہیں ۔ اگر نہیں کرتے تو کیا یہ ان سب کے گستاخ ہیں کیا یہ مسئلہ کہیں لکھا ہوا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی تقلید نہ کی جائے تو گستاخی ہے باقی اور کسی امام کی تقلید نہ کرنا گستاخی کے زمرہ میں نہیں آتا ۔

اندھے مقلد

جناب ڈیروی صاحب نے خاکسار کو اپنی کتاب میں بار بار اندھے مقلد سے یاد کیا ہے معلوم ہوتا ہے اندھا مقلد ہونا اتنی بڑی بات ہے کہ اسی لفظ سے باقاعدہ کسی کو گالی دی جا سکتی ہے تو جو ہوں ہی اندھے مقلد یعنی جن کا مذہب ہی اندھی تقلید ہو اور جو اندھے مقلد ہونے پر فخر کرتے ہوں ان کا کیا حال ہوگا ۔ میں نے گالی نہیں دی ۔ ایک حقیقت بیان کی ہے ان کی کتابوں میں لکھا ہے مقلد وہ ہوتا ہے جو بغیر دلیل کے اپنے مجتہد کی بات مانے ۔

ہدایہ کی حدیثیں

بندہ نے اپنی کتاب میں لکھا تھا مجھے اعتراف ہے کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں میری تحقیق کو مطلق دخل نہیں ہے بلکہ یہ سب کچھ ہدایہ کے بین السطور میں لکھا ہے اس کے حاشیہ میں لکھا ہے ۔ حافظ ابن حجر کی کتاب الدرایہ فی تخریج الہدایہ میں لکھا ہے جس پر مقدمہ ہدایہ جلد ۲ صہ۲ میں اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے اور ہدایہ کے ساتھ منسلک ہے (صہ۹)

جناب ڈیروی صاحب نے آخری خط کشیدہ الفاظ خلاف مزاج سمجھ کر نقل نہیں کیے اس سے پہلی عبارت نقل کرکے بندہ کے متعلق لکھ دیا کہ وہ اندھے مقلد ہیں اور اندھی تقلید میں سب کچھ لکھ مارا (صہ۱)

میرے بھائی جب گھر کی قابل اعتماد شہادتیں مل جائیں اور اہل خانہ خود اپنے

اپنے جرم کا اعتراف کر رہے ہوں تو مزید شہادتوں کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

بندہ نے اپنی کتاب کا نام رکھا "ہدایہ عوام کی عدالت میں" محترم ڈیروی صاحب کو اس پر بھی اعتراض ہے فرماتے ہیں ایک خالص علمی کتاب کو عوام جہلاء کی عدالت میں پیش کرنا یہ تو بڑی حماقت وجہالت ہے (ص ۵۲)

میرے بھائی علماء کو تو پہلے ہی علم ہے کہ ہدایہ میں بیان کردہ احادیث کی کیا حیثیت ہے۔ ان کو بتلانا تحصیل حاصل ہے۔ بتلانا تو عوام کو چاہیے جنہیں پتہ نہیں ہے اور جن کے ایمان کو ایک سازش کے تحت تقلید کے اندھیروں میں رکھ کر لوٹا جا رہا ہے۔ صرف علماء نے نہیں عوام نے بھی اللہ تعالیٰ کو جان دینی ہے۔

غالباً ڈیروی صاحب کے پاس میری کتاب کا پہلا ایڈیشن ہے اگر دوسرا ایڈیشن ہوتا تو شاید وہ یہ اعتراض نہ کرتے۔ اہل علم کے نزدیک ہدایہ کی حدیثوں کی کیا اہمیت ہے اس کے متعلق دوسرے ایڈیشن میں ایک اور گھر کی شہادت ذکر کی گئی ہے۔ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی حنفی لکھتے ہیں ہدایہ کوئی حدیث کی کتاب نہیں کہ کسی حدیث کے لیے صرف اس کا حوالہ کافی سمجھا جائے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ ہدایہ میں بہت روایات بالمعنیٰ ہیں اور بعض ایسی بھی ہیں جن کا حدیث کی کتابوں میں کوئی وجود نہیں (بینات دسمبر ۱۹۸۱ء)

شاہ ولی اللہ

بندہ نے اپنی کتاب میں "گھر کے بھیدی" کے تحت فقہائے احناف کی حدیث دانی کے متعلق شاہ ولی اللہ کا تبصرہ بھی نقل کیا ہے ــــ جواب میں ڈیروی صاحب فرماتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو کبھی تو غیر مقلدین حضرات غیر مقلد لکھ دیتے ہیں اور کبھی حنفی اور گھر کا بھیدی (ص ۸۳)

گزارش ہے کہ شاہ ولی اللہ نے تقلید کو پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ وہ تو رفع یدین کے بھی قائل تھے (حجۃ اللہ البالغہ ج ۲ ص ۱۰) حنفیہ کی طرف انہیں منسوب اس لیے کیا ہے کہ وہ ان پر ناجائز قبضہ کیے ہوئے ہیں۔ اب خیر سے ان کے نام پر گوجرانوالہ

میں حنفیہ کی طرف سے یونیورسٹی تعمیر ہونے لگی ہے اب نہ جانے جس یونیورسٹی میں تقلید کی تعلیم دی جائے گی اور رفع یدین کے خلاف کتابیں لکھی جائیں گی اس کا حضرت شاہ ولی اللہ سے کیا تعلق ہوگا۔

جھوٹ ڈیروی صاحب نے بندہ کی ایسی غلطیاں بھی پکڑی ہیں جن کا تعلق صرف کتابت سے ہے جنہیں وہ بڑھا چڑھا کر اور جھوٹ کہہ کر ظاہر فرماتے ہیں مثلاً میری کتاب میں صاحب ہدایہ کا سنِ وفات ۵۹۱ھ پڑھا جاتا ہے جس کے متعلق وہ فرماتے ہیں خواجہ صاحب کا جھوٹ نمبر ۱ (ص ۵۳)

حالانکہ اگر غور سے دیکھتے تو انہیں نظر آجاتا کہ ہندسہ ۹۱ نہیں ہے ۹۳ ہے مگر پھیکی روشنائی میں یہ پریس کی مہربانی ہے اس سے پہلے ایڈیشن میں کئی حروف مٹے ہوئے ہیں اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی گئی ہے جو ڈیروی صاحب کی کتاب منظرِ عام پر آنے سے پہلے چھپ چکا تھا۔ ان کے نزدیک خاکسار کا جھوٹ نمبر ۵ یہ ہے کہ بندہ نے علامہ شامی کی در مختار کو رد المحتار لکھ دیا (ص ۶۵) اصلاح کا شکریہ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے پہلے خود ان کی کتاب میں بھی رد المحتار ہی لکھا تھا پھر کاٹ کر اسے صحیح کیا گیا ہے۔ اس پر باقاعدہ تصحیح کا نشان موجود ہے بلکہ ان کے ایک ہم تقلید بھائی مولانا محمد شریف صاحب بھی اپنے رسالہ در مختار پر اعتراضات کے جوابات کے ص ۵ پر لکھتے ہیں "رد المحتار علی در مختار" تو ہمارے نزدیک یہ کوئی ایسی غلطی نہیں ہے جسے جھوٹ کہا جائے۔

مولانا عبدالحئی صاحب بندہ نے مولانا عبدالحئی کا قول نقل کیا تھا من الفقہاء من لیس لھم حظ الا ضبط المسائل الفقہیہ من دون المھارۃ فی الروایات الحدیثیۃ (مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص ۱۳) ان فقہاء کو صرف فقہی مسائل اکٹھے کرنے سے دلچسپی تھی بغیر اس کے انہیں علم حدیث کی بھی مہارت اور تجربہ ہو ——— فرماتے ہیں من الفقہاء کا ترجمہ ان فقہا نہیں بلکہ یہ ہے فقہاء میں سے بعض ایسے ہیں (ص ۸۷)

www.ahlulhadeeth.net ۱۵ www.ircpk.com

چلو مان لیا۔ لیکن اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ جو بعض فقہا لیسے ہیں۔ لکھنوی صاحب کے نزدیک ان میں سرفہرست صاحب ہدایہ ہی ہیں (اجوبہ فاضلہ) اس کی مثال بالکل ایسے ہے جیسے کسی نے کہا اس شہر کے آدھے لوگ بیوقوف ہیں لوگوں نے برا مانا تو اس نے یوں تردید کی اس شہر کے آدھے لوگ بے وقوف نہیں ہیں۔

شراب اور فقہ حنفی

بندہ نے اپنی کتاب میں لکھا تھا حد نہیں نہ ہوئیں چھوہارے اور منقے ہوئے جن کی شراب بنا کر ان کے نزدیک پینا جائز ہے (ہدایہ ج ۲ صفہ ۴۲) اس کے متعلق ڈیروی صاحب بعنوان "بہتان عظیم کے تحت فرماتے ہیں شیرہ انگور شیرہ کھجور وغیرہ کے متعلق حکم یہ ہے کہ جب واضح طور پر ان میں سکر پیدا ہو جائے تو یہ خمر (شراب) کے حکم میں ہو جائے گا ورنہ نہیں (ص ۲۳۱)

معاف رکھنا ڈیروی صاحب نے یہ اپنے مسلک کی صحیح ترجمانی نہیں فرمائی۔ عزت بچانے کے لیے انھوں نے تقیہ سے کام لیا ہے بس ان کی یہی ادا خطرناک ہے کہ یہ اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں اور جب ہم اسے ظاہر کرنے کی گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں تو ہم پر گالیوں کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔

ہدایہ میں صاف لکھا ہے کہ ابن زیاد کو حضرت ابن عمرؓ نے کھجور اور منقے سے پکایا ہوا ایسا شربت پلایا جس سے ان کے لیے گھر کی راہ معلوم کرنا مشکل ہو گیا ——— اور اس کے حاشیہ میں لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کھجور اور منقے سے بنائی ہوئی شراب حلال ہے اگرچہ اس میں تیزی بھی پیدا ہو جائے اور وہ نشہ آور بھی ہو جائے اس لیے کہ حضرت ابن عمرؓ نے ابن زیاد کو جو شراب پلائی تھی وہ نشہ آور ہی تھی۔ (ہدایہ اخیرین صفہ ۴۲۰)

نیز لکھا ہے ما یتخذ من الحنطة والشعیر والعسل والذرة حلال عند ابی حنیفة ولا یحد شاربه عنده وان سکر منه (ہدایہ آخرین ص ۴۱۹، ۴۲۰)

گندم، جو، شہد اور جوار سے بنائی ہوئی شراب امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال ہے۔ پینے والے پر حد نہیں لگائی جائے گی اگرچہ اسے پی کر وہ نشہ میں بھی آجائے۔

تخریج ہدایہ باقی محترم ڈیروی صاحب نے جس طریقہ سے احادیث ہدایہ کے حوالے تخریج کرنے کی کوشش کی ہے اور کتاب کا حصہ دوم بھی لکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ تو اگر ضرورت سمجھی تو سب کا اکٹھا جواب دیا جائے گا۔ (انشاء اللہ) تاہم معزز مقلدین سے اتنا عرض ہے کہ وہ آئندہ سے حافظ ابن حجرؒ کی تخریج ہدایہ کی بجائے علامہ ڈیروی صاحب کی "تخریج ہدایہ" کے ساتھ منسلک فرمایا کریں۔

اہلحدیثوں سے چندہ نیز گذارش ہے کہ مدرسہ نصرۃ العلوم کے "موحدین" اہلحدیثو سے چندہ لیتے وقت انھیں بتلا دیا کریں کہ اس کا مصرف کیا ہے اور یہ کہ آئندہ کن کن اہلحدیثوں کو گالیاں دینے کا پروگرام ہے۔ نمونے کے طور پر انھیں یہ اپنی تصنیفات بھی دکھلا دیا کریں تاکہ انھیں ان کی دینی خدمات کا صحیح پتہ بھی چل جایا کرے۔

آخر میں استدعا ہے کہ اپنی مخصوص فقہ کے جنون میں دیوبندی مقلدین نے مسلمانوں کی نظروں سے گرانے کے لیے قرآن وحدیث کے خلاف جو نجس کاروبار اور مذموم پراپیگنڈہ شروع کر رکھا ہے للہ کے لیے اس سے اجتناب فرمائیں۔

وما علینا الا البلاغ